اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
تار کا پتہ الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
روزنامہ
الفضل لاہور
یوم جمعۃ المبارک
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲ ۱/۲ ”
فی پرچہ ۱ آنہ
۱۱ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ
جلد ۴۰/۶ | ۸ تبلیغ ۱۳۳۱ ہش ۸ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ فروری ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ صرف بلڈ پریشر میں کمی کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ذکر حبیب کے موضوع پر ایمان افروز تقاریر

لاہور ۷ فروری ۔ آج شام تعلیم الاسلام کالج میں فضل عمر ہوسٹل یونین کے اراکین نے صحابہ کرام کی زبانی ”ذکر حبیب“ کے ایمان افروز حالات سننے کی غرض سے مجلس صحابہ کے انعقاد کا اہتمام کیا جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت اسمٰعیل آدم صاحب

المصلح الموعود نمبر میں اشتہارات

الفضل کے المصلح الموعود نمبر میں اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرنے کے لئے مشتہرین فوری توجہ فرمائیں یہ خاص نمبر مرتب ہو رہا ہے جلد از جلد اشتہار بھیج دیں تا کہ بعد میں آپ کو اپنا اشتہار اسمیں نہ پا کر افسوس نہ ہو۔

(منیجر اشتہارات)

دس ۱۰ فروری کو پوری تنظیم کے ساتھ یوم تحریک جدید منایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دس ۱۰ فروری بروز اتوار یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ ذیل میں حضرت اقدس کے ضروری ارشادات جماعتوں کی رہنمائی کے لئے دوبارہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے انشاء اللہ اسدفعہ جماعتیں پوری کوشش کریں گی۔ کہ اُن کے ہاں کوئی فرد ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

(وکیل المال)

”تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ در اصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے ...... اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر یہ فرض عاید ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے ..... آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو ۔ جوان ہو ۔ یا بوڑھا ہو ۔ مرد ہو یا عورت ۔ امیر ہو یا غریب اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو اس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لیکر بھجوائیں ..... ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرتا ہے اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ“؟

(اقتباس از خطبہ جمعہ الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۰ء)

صاحب اور حضرت حکیم عبدالعزیز صاحب نے شرکت فرمائی اور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور واقعات سنا کر احمدی نوجوانوں کے لئے غور و فکر کا موقع بہم پہنچایا کہ وہ ایک عظیم الشان روحانی ورثہ کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کریں اور اس غرض کو پورا کرنے والے بنیں۔ جس غرض کے تحت اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ اس مجلس میں خان صاحب ذوالفقار علی صاحب کا ایک پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

اس مبارک تقریب میں اراکین یونین کے علاوہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اور پروفیسر عبدالسلام صاحب بھی شریک ہوئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں شائع کر کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی شرائط

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلیوے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے۔ اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم :۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے اوپر ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے عزیز تر سمجھے گا۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

یومیہ جلد منگوالیں

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ نے عمدہ کاغذ اور خوبصورت ٹائپ میں یومیہ (ڈائری) ۱۹۵۲ء شائع کی ہے۔ جس میں جملہ امرا و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اندرون و بیرون پاکستان کے پتوں کے علاوہ ایک ضروری اور روزمرہ کام آنے والی مفید معلومات درج کردی گئی ہیں۔

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے پاس اس یومیہ کا موجود ہونا ضروری اور مفید ہے دوسرے احمدی دوست بھی اپنی جماعت کے کسی عہدہ دار کے ذریعہ منگوا سکتے ہیں۔

یومیہ چونکہ تھوڑی تعداد میں باقی رہ گئی ہے۔ اس لئے جلدی منگوالیں۔ تاکہ ختم ہونے سے پہلے آپ کو مل جائے۔ قیمت ۲ دو روپے چار آنے فی نسخہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ ۔ دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ

سیالکوٹ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب حاصل کریں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ :۔ "وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔" (نزول المسیح)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :۔ "جو کتابیں ایک ایسے شخص کی لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے۔ ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔" (ملائکۃ اللہ)

مندرجہ بالا ہر دو ارشادات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا کس قدر ضروری اور اہم ہے۔ موجودہ زمانہ میں جو لادینی اور دہریت پھیلی ہوئی ہے۔ ان کے ازالہ کے لئے ان کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ بک ڈپو تالیف و تصنیف نے زرکثیر کے خرچ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب شائع کی ہیں۔ لیکن احباب ان کی اشاعت میں پوری طرح حصہ نہیں لے رہے حالانکہ موجودہ وقت میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ان کتب کی اشاعت ہے۔ پس جلسہ سالانہ سیالکوٹ میں شرکت کرنے والے احباب یہ عہد کرلیں کہ وہ حضرت اقدس کی ایک کتاب ضرور خرید کریں گے۔ خواہ وہ کم قیمت کی کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ جلسہ ہذا پر حضرت اقدس کی کتب مہیا کی جائیں گی۔

(انچارج بک ڈپو تالیف و تصنیف)

بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم کی نگرانی کی جائے

چونکہ تعلیمی سال سکولوں اور کالجوں کا ختم ہونے کو ہے۔ اس لئے مختلف جماعتوں کی تعلیمی کمیٹیاں اور والدین اپنے بچوں کی تعلیم کا بہتر سے بہتر انتظام فرمائیں۔ زیر تعلیم نوجوانوں کے علمی رجحانات و استعدادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور پرنسپلوں۔ پروفیسروں، ہیڈ ماسٹروں اور اساتذہ بلکہ دیگر صاحب علم و واقفیت کے مشورہ سے آئندہ اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام کریں۔ محض ایف۔ اے بی۔ اے کا کچھ فائدہ نہیں۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ میڈیکل و نان میڈیکل۔ بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ سی انجنیرنگ مختلف شعبوں۔ زراعتی تعلیم جیسے لائل پور کالج۔ سنٹرل ٹریننگ کالج برائے محکمہ تعلیم۔ ایسا ہی کامرس کالج۔ میڈیکل کالج۔ ویٹرنری کالج۔ انجینئرنگ اور ٹیکنیولوجیکل کالج۔ ایسا ہی مختلف صنعت و حرفت کے اداروں کی تعلیم اور پیشے ان سب کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا ہی لاء کالج اور پولیس کے محکمے کے سیکرٹریوں اور کالجوں کے لئے بچوں کو تیار کریں۔ ایسا ہی آجکل ہزاروں مختلف قسم کے ادارے نکل آئے ہیں۔ جن کی تعلیم سے انسان بہرہ ور ہو کر دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور سلسلہ کے لئے مفید بن سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بات کبھی نہ بھولنی چاہیئے۔ کہ اگر اولاد دین و اخلاق و سچائی سے بہرہ اندوز نہ ہوئی۔ تو پھر سب ہیچ ہے۔ اس لئے اگر سکولوں اور کالجوں میں دینی تعلیم نہ ہو۔ تو والدین خود اپنے بچوں کے لئے مختصر دینی تعلیم کا انتظام کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی چھوٹی کتب ان کو پڑھاتے رہیں۔ دین و سچائی سے محبت اور تلقین و وعظ محبت سے کرتے رہیں اگر ایسا ہوا تو ان کے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی جان ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ صحابہ کرام اور تمام احمدی بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ ناصرہ بیگم جال پور (مشرقی بنگال) (۲) میری ہمشیرہ اہلیہ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔ احمد حسین کاتب لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۲ء

صداقتِ اسلام کی دو دلیلیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن وسنت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی پاکر اسلام کو تمام ادیان پر فائق ثابت کیا ہے۔ آپ نے نہ صرف یہ ثابت کیا ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم بلحاظ علم وعقل کے کامل ہے۔ اور کوئی متداول دین فلسفہ یا سائنس اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ آپ نے یہ بھی ثابت فرمایا ہے۔ کہ دین کے حقیقی مقصد یعنی تعلق باللہ کے لحاظ سے بھی کوئی مذہب اسلام کے سامنے نہیں آسکتا۔ چنانچہ حضور نے براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچہ میں ان دونوں باتوں کو مختصراً اس طرح بیان فرمایا ہے۔

"کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ مذہب منجانب اللہ ہے دو قسم کی فتح کا اس میں پایا جانا ضروری ہے۔ اول۔ یہ کہ وہ مذہب اپنے عقائد اپنی تعلیم اور اپنے احکام کی رو سے ایسا جامع اور اکمل اور اتم اور نقص سے دور ہو کہ اس سے بڑھ کر عقل تجویز نہ کرسکے اور کوئی نقص اور کمی اس میں دکھلائی نہ دے۔ اور اس کمال میں وہ ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دوم۔ پھر دوسری قسم فتح کی جو اسلام میں پائی جاتی ہے جس میں کوئی مذہب اس کا شریک نہیں۔ اور جو اس کی سچائی پر کامل طور پر مہر لگاتی ہے۔ اس کی زندہ برکات اور معجزات ہیں۔ جن سے دوسرے مذاہب بکلی محروم ہیں۔ یہ ایسے کامل نشان ہیں کہ ان کے ذریعہ سے نہ صرف اسلام دوسرے مذاہب پر فتح پاتا ہے۔ بلکہ اپنی کامل روشنی دکھلا کر دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔"

اس کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ پہلی دلیل اسلام کی سچائی کی جو ابھی ہم لکھ چکے ہیں۔ یعنی کامل تعلیم وہ درحقیقت اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ مذہب اسلام منجانب اللہ ہے ایک کھلی کھلی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ ایک متعصب منکر جس کی نظر باریک بین نہیں ہے۔ کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایک کامل تعلیم بھی ہو۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو۔ پس اگرچہ یہ دلیل ایک دانا طالب حق کو بہت سے شکوک سے مخلصی دے کر یقین کے نزدیک کر دیتی ہے۔ لیکن تاہم جب تک دوسری دلیل مذکورہ بالا اس کے ساتھ منضم اور پیوستہ نہ ہو کمال یقین کے مینار تک نہیں پہنچا سکتی۔ اور ان دونوں دلیلوں کے اجتماع سے سچے مذہب کی روشنی کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اگرچہ سچا مذہب ہزارہا آثار اور انوار اپنے اندر رکھتا ہے۔ لیکن یہ دونوں دلیلیں بغیر حاجت کسی اور دلیل کے طالب حق کے دل کو یقین کے پانی سے سیراب کر دیتی ہیں۔ اور منکروں پر پورے طور پر اتمام حجت کرتی ہیں۔ اس لئے ان دو قسم کی دلیلوں کے موجود ہونے کے بعد کسی اور دلیل کی حاجت نہیں"۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۴-۵)

مذہب کا آخر مطلب کیا ہے یہی کہ ہماری زندگی کو اس کی صحیح منزل تک پہنچنے میں راہ نمائی کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ زندگی کے بہت سے ایسے پہلو ہیں جہاں عقل ہماری راہ نمائی کرتی ہے اور بہت سے ایسے پہلو ہیں جہاں عقل بھی حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔ جب تک ہمارے پاس کوئی ایسا کامل لائحۂ زندگی نہ ہو۔ جو ان دونوں کے لئے مفید ہو۔ ہم اپنی صحیح منزل کو نہیں پاسکتے۔

جب سے تاریخ ہمیں بتاتی ہے ہزاروں ہزار داناؤں نے زندگی کے معمہ کو حل کرنے کے لئے اپنی عمریں صرف کر دی ہیں۔ اگر ہم فلسفہ کی تاریخ پڑھیں تو ہم کو معلوم ہو گا کہ مختلف ادوار میں کیا کیا خیالات اور نظریات برسر عروج آتے رہے ہیں۔ اور ان میں باہم کتنا تضاد چلا آیا ہے۔ اس عقدہ کو حل کرنے کے لئے ہزاروں لاکھوں مفروضات بنائے گئے۔ اور پھر یکے بعد دیگرے ان کو رد کر دیا جاتا ہے آج تک فلسفہ اور انسانی دانائی نے جو کچھ دریافت کیا ہے۔ وہ اس شعر میں بیان کیا جاسکتا ہے ؎

سمجھ لیا ہے ترا راز اے طلسم جہاں
کہ راز جتنا کھلے اور راز ہو جائے

جب ایک افلاطونِ زمانہ زندگی کے اسرار کا بزعم خود ایک پیچ کھولتا ہے۔ تو اسکو معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک پیچ کھولنے کے ساتھ لاتعداد اور پیچ پڑ گئے ہیں۔ ایک گرہ کھلتی ہے تو اس کے ساتھ بے شمار اور گرہیں جو کھلنا باقی ہیں لپٹی ہوئی چلی آتی ہیں۔ ان میں سے وہ پھر ایک گرہ کو لیتا ہے۔ اور بزعم خود اسکو کھولتا ہے۔ تو پہلے کی طرح پھر بے شمار گرہیں پڑ جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے

بے شک زمانۂ حال میں عملی سائنس نے بہت ترقی کرلی ہے۔ اور انسان نے بہت کچھ معلوم کرلیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ان اسرار کے مقابلہ میں جو معلوم نہیں ہوسکے۔ اس سب ترقی کی حیثیت سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ کے کروڑ ویں کروڑ بلکہ اربواں ارب حصہ کے برابر بھی نہیں ہے ÷

یہ تو علم وعقل کی بات ہے۔ اب اس بات پر سوچئے کہ باوجود اس کے کہ انسان نے علم وعقل میں ہی نہیں بلکہ عملی سائنس میں اتنی ترقی حاصل کرلی ہے۔ کہ اب وہ آسمانوں میں اڑتا ہے سمندروں کو چیرتا ہے۔ اور پہاڑوں کو الٹ پلٹ کرسکتا ہے کیا اس نے حقیقی انسانیت میں بھی کوئی ترقی کی ہے۔ غیر نوع کو تو جانے دیجئے کیا اس نے اپنی نوع کے ساتھ بھی ہمدردی میں ایک انچ بھی ترقی کی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ جوں جوں وہ مادی ترقی میں اوپر اوپر چڑھتا جاتا ہے۔ توں توں انسانیت میں نیچے نیچے گرتا جاتا ہے ÷

اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل صرف ایک حد تک ہی راہ نمائی کرسکتی ہے۔ لیکن موجودہ انسان کی اپج ہے کہ وہ زندگی کے تمام مسائل عقل ہی سے حل کرے۔ وہ یہ سوچنے سے عاری ہے۔ کہ انسان صرف پتھر یا لوہا نہیں ہے۔ جن میں جان نہیں ہوتی۔ جن کا اپنا کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ زندگی کے مسائل حل کرتے وقت وہ اس حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے۔ کہ زندگی صرف مادہ ہی مادہ نہیں ہے زندگی صرف طبیعاتی پہلو ہی نہیں رکھتی۔ جس کو وہ اپنی تجربہ گاہ میں تول اور ماپ سکتا ہے۔ بلکہ زندگی کی حقیقی بنیاد مابعد الطبیعاتی حقائق پر ہے۔ اس حقیقت کو فراموش کر دینے کی وجہ سے وہ اپنی تجربہ گاہ میں بھی ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔ مگر جب وہ اپنے تجربات اور مشاہدات کے نتائج لے کر اپنی تجربہ گاہ سے نکلتا ہے۔ اور ان کو زندگی پر چسپاں کرتا ہے۔ تو سخت ناکامی کا مونہہ دیکھتا ہے۔ اور بجائے انسانیت کو ایک انچ آگے بڑھانے کے ہزاروں ہزار میل اسکو پیچھے دھکیل دیتا ہے۔

یہ صورت حال ہمیں جو سبق سکھاتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ حکمتوں کا اتھاہ سمندر جو انسانی زندگی کے پس منظر میں پنہاں ہے۔ جس کو انسانی عقل صرف چھو سکتی ہے۔ مگر اس کی حقیقت نہیں جان سکتی۔ کسی حکیم مطلق کی حکمت مطلق کا مرہون ہے۔ اور ان حکمتوں کا عرفان ہماری محدود عقل کے ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ان ہی حواس سے ہوسکتا ہے۔ جو اس عرفان کے لئے اس حکیم مطلق نے ہماری فطرت میں رکھے ہیں۔

عقل جو کچھ ہم کو سکھاتی ہے۔ وہ یہی ہے کہ ایسا ہونا چاہیئے۔ اگر ہماری زندگی کے ایسے پہلو ہیں جو مابعد الطبیعات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر ہماری عقل اس بات کو مانتی ہے۔ کہ زندگی کا پورا عرفان صرف عقل سے نہیں ہوسکتا اور خود اس کی ناکامیاں اس کا ثبوت ہیں کہ وہ مانتی ہے۔ تو یقیناً ہماری عقل کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ انسانی فطرت میں حکیم مطلق نے ایسی خاصیت ضرور رکھی ہے۔ کہ ہم براہ راست ان مابعد الطبیعاتی حقائق کو محسوس کرسکیں۔ جس کا مرکز حکیم مطلق یا اسلام کی زبان میں اللہ تعالیٰ ہے۔

الغرض زندگی کے دو پہلو ہیں۔ اور عام ان کو مادی اور روحانی کہیں گے۔ اسلام زندگی کے ان دونوں پہلوؤں کو لیتا ہے۔ اور ان دونوں کے جس امتزاج کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے زندگی بنائی ہے۔ اسی امتزاج کے ساتھ اسلام ہماری زندگی میں راہ نمائی کرتا ہے۔ تاکہ ہم اپنی زندگی کی حقیقی منزل کو پالیں۔ اسلام ہمیں صرف یہی نہیں سکھاتا۔ کہ زندگی کی بنیاد مابعد الطبیعاتی حقائق پر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی بعض گتھیاں ایسی ہیں۔ جو اس حقیقت کو مانے بغیر حل نہیں ہوسکتیں۔ بلکہ وہ ہم کو یہ سکھاتا ہے۔ کہ فی الواقع زندگی کی بنیاد مابعد الطبیعاتی حقائق پر ہے۔ اور ان حقائق کا مرکز وہ ذات ہے۔ جس کو ہم قادر مطلق حکیم مطلق یا اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔

اس زمانہ میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی یہی فوقیت تمام ادیان پر ثابت کی ہے۔ اور آپ کی تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم سے ہم نے جو حوالے شروع میں درج کئے ہیں۔ وہ گویا کلید ہیں احیاء وتجدید اسلام کی جو آپ نے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی سے فرمائی ہے۔ جب تک ہم موجودہ دنیا کے سامنے اسلام کو ان دونوں یعنی مادی اور روحانی فوقیت کی مجموعی حیثیت سے پیش نہیں کریں گے۔ اور دنیا اسکو قبول نہ کرے گی۔ وہ اپنے موجودہ عذاب سے نجات نہیں پاسکتی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون

رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مناقب عالیہ

(از مکرم شیخ نور احمدؐ صاحب منیر مقیم بیروت)

لبنان کے پایۂ تخت بیروت میں (جسے علمی درسگاہوں کی کثرت کی وجہ سے "ام العلوم" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے) مورخہ ۱۰ $\frac{۱۲}{۵۱}$ کو مولد النبوی کی تقریب منائی گئی مجھے اس سلسلہ میں کئی تقریروں کے سننے کا اتفاق ہوا۔ لیکن ایک تقریر نے مجھ پر خاص اثر کیا۔ اور وہ لبنان کے ایک عیسائی وزیر تعلیم امیل بک لحود کی تقریر تھی۔ آپ کے لیکچر کا عنوان "دروس الحیاۃ فی سیرۃ الرسول" تھا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مختلف واقعات سے آپ کے محاسن اور مناقب کا ذکر کیا۔ اور اپنے لیکچر کا خلاصہ یوں بیان کیا۔

"ایھا السادۃ! الرسول العربی ھو یتیم ولٰکنہ اب لکل یتیم۔
ھو امّی ولٰکنہ معلّم لکل امّی۔
ھو فقیر ولٰکنہ غوث لکل فقیر۔"

یعنی حاضرین کرام! الرسول العربی یتیم تھے۔ لیکن وہ ہر یتیم کے لئے بمنزلۂ باپ کے تھے۔ وہ امی تھے۔ مگر وہ ہر امی کے معلم تھے۔ وہ فقیر ہو کر ہر فقیر کے لئے مجسم مدد تھے۔

مشہور دشمن اسلام عاص بن وائل نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق کہا۔

دعوہ انما ھو رجل أبتر لا عقب لہ لو ھلک انقطع ذکرہ واسترحتم منہ (البحر المحیط)

کہ محمدؐ کی کوئی نسل نہیں ہے۔ اس کی وفات کے بعد لوگوں کے قلوب سے اس کی یاد بھی چلی جاویگی۔ اور تم اسکی ایذاء اور تبلیغ سے راحت حاصل کرلو گے۔

الفاظ بالا کو کہے ہوئے چودہ صدیاں گزرتی ہیں۔ مگر تاریخ تبلاتی ہے کہ محمدؐ سے عقیدت رکھنے والے نہ صرف مسلمان ہیں۔ بلکہ تعلیم یافتہ غیر مسلم بھی ہیں۔ جو اسلام اور سیرت رسولؐ کا مطالعہ بغیر کسی تعصب اور عناد کے کرتے ہیں۔

عاص بن وائل کے الفاظ بالا کے بعد ہی سورہ کوثر کا نزول ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم میں سب سے مختصر سورۃ ہے۔ مگر معانی اور مطالب کے لحاظ سے اس سورت میں سیرت رسولؐ کو بیان کیا گیا ہے۔ مفسرین نے کوثر کے کئی معانی بیان کئے ہیں۔ مگر ان تمام معانی میں ایک اساسی چیز شامل ہے۔ اور وہ کثرت و بہتات ہے۔ کیا بلحاظ آپ کی نبوت۔ پیشگوئیوں۔ معجزات کثرت مکارم اخلاق۔ اور کثرت متبعین کے۔ الغرض خدا تعالےٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی۔ رہتی دنیا تک حضور کے عظیم الشان اخلاق اور معجزات کی گونج دنیا میں چکر لگاتی رہے گی۔ اور محمدؐ سے عقیدت رکھنے والے قولاً و عملاً بڑھتے ہی رہیں گے۔ اور حضور کے اخلاق اور ارشادات سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

فقیر اور یتیم:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے ہیں۔ تو آپ کے والد عبداللہ فوت ہو چکے ہیں۔ آپ اپنے دادا عبدالمطلب کی کفالت میں پرورش پاتے ہیں۔ والدہ بھی کچھ عرصہ بعد فوت ہو جاتی ہے۔ اور آپ یتیم رہ جاتے ہیں۔ مگر یہ ایک ایمان افروز حقیقت ہے۔ کہ خود یتیم ہو کر آپ نے یتامیٰ کے حقوق اور نگرانی کے متعلق بے شمار ارشادات فرمائے ہیں۔ جس میں امراء اور اغنیاء کو ان کی مدد کے لئے تحریص و رغبت دلائی گئی ہے۔ اور ان کی مدد نہ کرنے والے کے لئے آپ نے خوفناک انجام سے ڈرایا ہے۔

امت اسلامیہ میں آج دار الیتمیٰ اور دار الضعفاء جو کھولے گئے ہیں۔ وہ صرف اور صرف بانئ اسلام کے ارشادات اور آپ کی مبارک خواہش کے پیشِ نظر ہی نظر آتے ہیں۔ آپ یتامیٰ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ" (لباب الخیار)

مسلمانوں میں سب سے بہتر اور بابرکت گھر صرف وہ ہے۔ جس میں یتیم سے حسن سلوک کیا جائے۔ اور اس کی صحیح پرورش و تربیت کی جائے۔ آپؐ نے عملی رنگ میں کئی مواقع پر اپنے سخی۔ مخیر اور واسع القلب ہونے کا ثبوت دیا۔ جب کبھی اموال آتے تو فقراء اور یتامیٰ کا خاص خیال فرماتے۔ اور اپنے دستِ مبارک سے یہ اموال ان میں تقسیم فرماتے۔ اور قلبی راحت محسوس فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے بلا شبہ یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ "محمدؐ یتیم تھا۔ مگر وہ ہر یتیم کا باپ ہے۔" "محمدؐ فقیر تھا۔ مگر وہ ہر فقیر کا معین ہے۔"

امی:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم امی تھے۔ اور وہ امیین میں ہی مبعوث ہوئے۔ لیکن علمی اور ثقافتی رنگ میں اگر غور کیا جائے۔ تو سیرت رسولؐ اسکی شاہد ہے۔ کہ آپ معلم الامیین تھے۔ کیوں اور کیسے؟

(۱) حضورؐ کے ارشادات اور کلمات میں ایسی جامع و مانع فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے۔ جو نہ صرف لغۃً بلند مقام کی حامل ہے۔ بلکہ معنوی لحاظ سے بہت سی خوبیوں کو لئے ہوئے ہے۔ عربی ادب کے امام شہیر جاحظ فرماتے ہیں:۔

ھو الکلام الذی قل عدد حروفہ وکثر عدد معانیہ وجل عن الصنعۃ ونزہ عن التکلف" (الجاحظ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں الفاظ تو کم نظر آتے ہیں۔ مگر معانی کثیرہ اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے تکلف و بناوٹ سے خالی ہیں۔

حضرت ابوبکر رضؓ نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فرمایا۔

"لقد طفت فی العرب وسمعت فصحاءھم فما سمعت افصح منک فمن أدبک" "قال أدبنی ربی فاحسن تادیبی"

یعنی میں تمام عرب میں (بسلسلہ تجارت) گھوما ہوں۔ میں نے عرب فصحاء کا کلام بھی سنا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تجھ سے بڑھ کر میں نے کسی کو فصیح نہیں پایا۔ تجھے کس نے اتنا یہ علم دیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اے ابوبکر رضؓ بخدا مجھے خدا تعالےٰ نے یہ علم بخشا ہے۔ اور کثرت سے اور اچھے رنگ میں مجھے علم دیا ہے۔

یہ تو حضورؐ سے عقیدت رکھنے والوں کے خیالات ہیں۔ دشمن بھی حضورؐ کی فصاحت و بلاغت کے قائل تھے۔ چنانچہ جب دار الندوہ میں آنحضرتؐ کے قتل کا مشورہ ہو رہا تھا۔ مختلف زعماء قریش اپنے خیالات کا اظہار اس سلسلہ میں کر رہے تھے۔ ہر شخص آپؐ کو ختم کرنے پر تلا ہوا تھا۔ مگر اختلاف صرف اسی امر میں تھا۔ کہ یہ کارروائی کیسے ہو؟ تاکہ بنو عبد مناف میں اشتعال نہ پھیل جائے۔ اور ایک ہی قبیلہ اس قتل و جرم کا ذمہ دار نہ ہو۔ بلکہ تمام قبائل پر اس قتل کی ذمہ داری ہو۔ چنانچہ حضورؐ کو جلاوطن کرنے کی بھی ایک تجویز تھی۔ تاکہ یہ تبلیغ کا سلسلہ قطعی بند ہو جائے۔ اس پر الشیخ نجدی نامی چلا اٹھا۔ اور کہا۔

ألم تروا حسن حدیثہ وحلاوۃ منطقہ وغلبتہ علیٰ قلوب الرجال بما یاتی بہ (سیرۃ لابن ھشام)

خدارا محمدؐ کو جلاوطن نہ کرنا۔ ورنہ اس کی شیریں کلامی اور قوت کلام جو دلوں کی گہرائیوں میں اثر کرتی ہے۔ وہ دوسرے ملک میں تبلیغ اسلام کا رستہ کھول دیگی۔

(۲) حضورؐ کی احادیث مبارکہ کئی علوم کی حامل ہیں۔ جو ہمارے لئے سراسر برکت اور رہنمائی کا باعث ہیں۔ حضور کے ارشادات میں اخلاق۔ اجتماع فقہ۔ علم النفس۔ ورثہ۔ اقتصاد۔ سیاست۔ صحت وغیرہ کے علوم نظر آتے ہیں۔ اور آج حضورؐ کے کلمات سے کئی ان علوم کو بیان کیا جا رہا ہے۔

بعض مستشرقین تو حضورؐ کے علم و ثقافت پر انگشت بدنداں ہیں۔ آپ نے عرب جیسی جاہل قوم کو علم کے نور سے منور کیا۔ اور اسلام میں وہ وہ فیلسوف پیدا ہوئے۔ جو آج مرجع خلائق ہیں۔ ان امیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اندلس و بغداد صقلیہ و جزائر کو بھی علوم کا مرکز بنا دیا۔ الغرض محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم امی ہو کر امیوں کے لئے معلم اور بطور استاد کے تھے۔

یہ ہے وہ "کوثر الرسولؐ" جو آنحضرتؐ کو دیا گیا۔ آپ کے نام لیوا سب کے سب آپؐ کے روحانی فرزند ہیں۔ اور آپؐ ہمارے باپ۔ فرزندانِ توحید مشرق اور مغرب میں آپ کی محبت میں سرشار نظر آتے ہیں۔ آپؐ فخر کائنات ہیں۔ اور ہر لحاظ سے عدیم المثال حسّان بن ثابت رضؓ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

"فاللہ ما حملت انثیٰ ولا وضعت
مثل الرسول نبی الامۃ الھادی

یعنی کسی عورت نے رسول اللہؐ جیسا عظیم الشان فرزند نہیں پیدا کیا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد۔

یوم مصلح موعود کی تقریب پر
سبز اشتہار کی اشاعت

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جو بیس فروری کو منایا جائے گا۔ صیغہ تالیف و تصنیف نے سبز اشتہار کی طباعت و اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ یہ اشتہار کتابی شکل میں سبز کاغذ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اور آرٹ پیپر کا خوشنما ٹائیٹل اس پر لگایا گیا ہے۔ حجم چالیس صفحے۔ قیمت فی نسخہ چار آنے اور یکصد کے خریدار کے لئے پچیس روپے کی بجائے بیس روپے رعایتی قیمت ہوگی۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً اپنے آرڈر معہ قیمت بھجوادیں اور بیس فروری کو اس کی نمایاں طور پر اشاعت کریں۔

(انچارج بکڈپو تالیف و تصنیف)

میرا سفر نصیبین

مسلمانوں کی قابل افسوس مذہبی و اخلاقی حالت

از مکرم سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹ

(۲)

چند دن کے بعد میں موصل سے موٹر پر روانہ ہو کر سیرین ڈکش ریلوے کے آخری اسٹیشن تل کوچک گیا اور وہاں سے ریل میں نصیبین پہنچا۔ نصیبین اس وقت ترکیہ کی حد کا آخری قصبہ ہے جہاں چھوٹی پہاڑیوں کا سلسلہ یک لخت ختم ہو جاتا ہے اور صاف میدان شروع ہو جاتا ہے۔ یہی ترکی کی حد ہے اور نصیبین کے سامنے میدان میں فرانسیسیوں کا جدید آباد کردہ قصبہ جو اس وقت شام کے علاقہ میں ہے کھڑا ہے۔ میں اسٹیشن سے اتر کر نصیبین میں تو چلا گیا لیکن وہاں پولیس والوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے پاسپورٹ پر قسطنطنیہ لکھا ہے اس لئے تمہیں راستہ میں نصیبین اترنے کا مجاز نہ تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ میں تو یہ نہیں سمجھا تھا کہ دارالسلطنت کے نام سے ملک باہر رہ جاتا ہے۔ میں قسطنطنیہ کے ہوٹل دیکھنے کا خواہشمند نہیں میں تو ترکی کی تہذیب دیکھنے کا خواہشمند ہوں اگر پاسپورٹ میں غلطی ہے تو اس کی تصحیح کی کوئی صورت پیدا کریں۔ خیر وہ یہ معاملہ نصیبین کے کلکٹر کے پاس پیش کرنے پر رضامند ہو گئے جو وہاں ہی تھا اور مجھے نصیبین میں دو رات ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ مگر کلکٹر صاحب نے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ بغداد میں ترکی کونسل نے ویزا دیا ہے وہی اصلاح کر سکتا ہے۔ میں نے وہاں سے واپسی کا ارادہ کیا۔ ترکی افسران بڑے اخلاق سے پیش آئے اور پولیس افسران اسٹیشن تک مجھے سوار کرانے کے لئے ساتھ آئے۔

ایک پولیس افسر جس نے بہت سا وقت میرے پاس گذارا اس نے نہایت معقول رویہ کے ساتھ ہر بات کے متعلق جو میں نے پوچھی مجھے واقفیت کرانے کی کوشش کی دریافت پر نصیبین میں اپنے مقصد کے لحاظ سے کوئی جگہ یا آثار میں نہ پا سکا۔

نصیبین سے واپسی پر میں نے ارادہ کیا کہ ہندوستان کو یہاں سے جو بھی راستہ معلوم ہو اس پر سفر کروں گا۔ میں ہر ممکن طریق پر اس راستہ پر عیسائیوں کے معابد یا اور مقدس جگہوں کے متعلق ہر ملنے والے سے دریافت کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ چنانچہ کرکوک تک واپسی کا راستہ وہی رہا۔

تل کوچک سے موصل کے درمیانی سفر میں موٹر میں ایک یہودی حجام نے جو موصل کا رہنے والا تھا مجھے کہا کہ موصل میں فلاں جگہ میں ایک بہت بڈھا پادری ہے۔ اس سے شاید تم کو کچھ معلومات ہو سکیں۔ موصل میں ان کی رہنمائی سے میں ان پادری صاحب سے ملا۔ ان سے مجھے معلومات تو کوئی حاصل نہ ہوئیں۔

انہوں نے کہا۔ عربی میں تاریخ موصل دو جلدوں میں ہے شاید اس میں سے تم کو کچھ مل جائے۔ میری درخواست پر انہوں نے اپنے ہاں سے ایک لڑکے کو بھیج کر دو جلدیں تاریخ موصل کی مجھے منگوا دیں جو میں نے خرید لیں اور چلا آیا۔ مگر اس کتاب میں سے بھی مجھے کچھ متعلقہ بات نہ ملی۔

موصل کے کسٹم آفیسر سے ملاقات

واپسی از نصیبین پر جب شام کی حدود سے عراق میں داخل ہوئے تو میرے اسباب میں سے کسٹم والوں نے کتابیں روک لیں اور کہا کہ کتاب تو ہمارے ملک میں بلا اجازت نہیں جا سکتی۔ میں نے کہا میں تو چار دن پہلے یہیں سے لے کر گیا تھا۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور آخر یہ کہا کہ سب کتابوں کا سربمہر بنڈل بنایا اور رسید لے کر موٹر والے کے حوالے کیں کہ کسٹم آفیسر کے پاس پہنچائی جائیں اور مجھے موصل میں کسٹم افسر کو ملنے کی ہدایت کی شام کو موصل پہنچے۔ دفاتر بند ہو چکے تھے۔ میں دوسرے دن کسٹم آفیسر سے ملا۔ آپ ایک با اخلاق نوجوان تھے انگریزی بہت اچھی بولتے تھے۔ پوچھنے لگے یہ کتابیں کیسی ہیں۔ میں نے کہا اسلام کی تائید میں اور عیسائیت کے خلاف تبلیغی لٹریچر ہے۔ وہ کہنے لگے کہ تم تو انگریزوں کے ملازم اور پولیس افیسر ہو۔ تم کو اس چیز سے کیا تعلق میں نے کہا اس میں شک نہیں کہ ہم انگریز کے محکوم ہیں مگر اپنا دین تو نہیں بیچا۔ انگریز کو ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے میری خدمت کی ضرورت ہے میں اسے بجا لاتا ہوں اور اس کا معاوضہ اس سے لیتا ہوں۔ دین میرا اپنا ہے اور تبلیغ دین ہر مسلمان پر فرض ہے اور مجھ پر بھی۔ اس سے انگریز کو کوئی واسطہ نہیں۔ اس نے میری باتوں کو شوق سے سنا۔ میں نے سلسلہ کا تعارف اس سے کرایا۔ اس کو کچھ لٹریچر پیش کیا۔ اس نے شکریہ کے ساتھ اور مطالعہ کے وعدوں کے ساتھ قبول کیا۔

موصل سے کرکوک واپس آنے پر پھر میں نے ایران میں سے خشکی کے راستہ ہندوستان تک سفر کا ارادہ کیا۔ اور اس ارادہ سے ریل پر خانقین پہنچا جو ایران کی سرحد پر آخری اسٹیشن ہے۔ درمیان میں کوئی جگہ قابل ذکر نہیں۔ خانقین میں مختصر سی جماعت بھی تھی۔ وہاں چند روز قیام کیا۔ ادھر ادھر سے دریافت بھی کرتا رہا۔ خانقین میں ایرانی کونسل خانہ ہے۔ ایران کے لئے جب ویزا حاصل کرنے کیلئے گیا تو معلوم ہوا کہ کونسل بغداد گیا ہوا ہے اور شاید دس دن تک واپس نہ آئے۔ میں نے اسباب خانقین میں چھوڑا اور خود بغداد چلا گیا۔ ایرانی کونسل مقیم ایران کے پاس گیا۔ تو اس نے ویزا دینے سے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ سیاح کو ویزا وزیر اعظم تہران کے سوا کوئی نہیں دے سکتا میں نے کہا ہندوستان سے ہزاروں زائر مشہد وغیرہ مقدس مقامات وغیرہ پر اور پھر ایران سے گذر کر بلائے معلیٰ آتے ہیں وہ تو طہران سے ویزا نہیں لیتے تو کہا تمہارا پاسپورٹ زائر کا نہیں سیاح کا ہے۔ غرض انکار کے سوا نے اس سے کچھ نہ ملا۔ میں برطانوی کونسل کے پاس گیا۔ اس کو کہا کہ میری مدد کرو۔ اس نے کہا کہ آجکل ایرانی انگریز کی بات کوئی کم ہی ہو نہ ماننے پر فخر کرتے ہیں۔ مگر میں تمہارے لئے لکھ دیتا ہوں کہ تمہیں کم از کم واپس ہندوستان کے لئے راستہ دیدیا جائے۔ دوسرے دن اس نے مجھے ایرانی کونسل کی جوابی چٹھی دکھائی جس میں انکار ہی تھا۔ اور انکار کی وجہ جو لکھی تھی وہ یہ الفاظ تھے۔

For reasons not to be disclosed

یہ دیکھ کر میں پھر ایرانی کونسل کے پاس گیا اور میں نے اسے زور سے کہا کہ تم مسلمان ہو مجھے جھوٹ بول کر خراب کیوں کرتے ہو۔ برطانوی کونسل کے نام تمہاری چٹھی کا مفہوم کچھ اور ہے۔ تم مجھے ایمانداری سے بتاؤ کہ تمہارے پاس میرے متعلق کیا وجوہات انکار کی ہیں اس پر اس نے معاً کہا ”کیا تم احمدی ہو“؟

اب مجھ پر خیال ہو گیا کہ کرکوک والے واقعہ کی جاسوسی یہاں بھی پہنچ گئی ہے۔ میں نے کہا ہماری احمدیت سے آپ کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ وہ اس نے کہا تم تبلیغ کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا ہم غیر مسلموں کو اسلام پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو سچے اور باعمل مسلمان بننے کو کہتے ہیں۔ اس نے کہا آپ لوگ مذہبی تذکروں کے عادی ہیں اور ہمارے ملک میں اس کی اجازت نہیں دی جاتی۔ میں نے اسے کہا ہم تو امن پسند لوگ ہیں۔ ہر فتنہ سے علیحدہ رہنے والے ہیں۔ لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو میں بغیر کسی مذہبی گفتگو کے آپ کے ملک سے گذر جاؤں گا آپ میرے ساتھ نگران لگا سکتے ہیں۔ مگر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے دشمن ہمیں غلط طور پر پیش کرتے ہیں۔ میں نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اسے احمدیت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ آخر اس نے کہا کہ سفیر بصرہ گیا ہوا ہے کل دوپہر کے بعد اس کے مکان پر آجانا میں بھی پہنچ جاؤں گا۔ شائد وہ تمہاری کچھ مدد کرے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ سفیر نے بھی اپنی معذوری کا اظہار کیا اور کہا ہم تہران سے اجازت منگوا دیتے ہیں۔ ایک ہفتہ میں جواب آجائے گا تم کونسل کو درخواست دیدو۔ کونسل جب اپنے کونسل خانہ میں گیا تو میں نے اسے درخواست دیدی اور کہا کہ درخواست اگر لیتے ہو تو وعدہ کرو کہ تم میرے لئے لکھو گے اور میری مدد کرو گے۔ اس نے وعدہ کیا۔ جب میں نکلنے لگا تو ایک نوجوان جسے میں کونسل کا سیکرٹری سمجھتا تھا) نے مجھے کہا کہ تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو مہینہ سے پہلے جواب نہیں آئے گا اور جب آئیگا تو انکار ہی ہوگا۔ میں نے اس کے بیان کو سچا نہ سمجھا۔ مگر بعد کے واقعات نے بتایا کہ وہی سچا تھا۔ بغداد میں میں منتظر تھا کہ مجھے بخار شروع ہو گیا۔ چند دن کے بعد ڈاکٹر نے کہا کہ پرائس ملک کی گرمی کے عادی نہ ہونے کی وجہ سے بخار لمبا ہو رہا ہے۔ مجھے دوستوں نے مشورہ دیا کہ میں سلیمانیہ میں جو عراقی کردستان کا شہر ہے اور ٹھنڈی جگہ ہے چلا جاؤں۔ مجھے اطلاع وہاں بھیج دی جائے گی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک مہینہ اس جگہ ٹھہرنے کے بعد ایرانی حکومت کی طرف سے جواب نفی میں ملا۔ میں بغداد واپس آیا اور بصرہ کے راستہ واپسی کی تیاری کی۔

چند عجیب باتیں

بابل کا کنواں اب ایک نامکمل نصف کھدائی کی شکل میں خشک ہے۔ جس کے کنارہ کے اوپر مینار کا آثار باقی ہے۔ اندر جھاڑیاں اگی ہوئی ہیں۔ تادری صاحب نے اپنا تجربہ بتایا کہ چرواہے جھاڑیوں یعنی کنوئیں کے اندر جا کر چھپ کر قسم قسم کی چیخیں مارتے ہیں اور ان کے ساتھی جو باہر ہوتے ہیں وہ مسافروں کو کہتے ہیں کہ یہ ہاروت ماروت کو عذاب ہو رہا ہے۔ ان کو کچھ دیدو اور پیسے پھنکواتے ہیں۔ یہ مسافر عموماً ہندوستان کے ہوتے ہیں جو مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

تادری صاحب نے جب ان کو چرواہوں نے ایسا کہا تو ایک پتھر اٹھا کر کہا کہ ان کو تو خدا تعالیٰ عذاب دے رہا ہے ان کو تو پتھر مارنا چاہیئے۔ اس پر چرواہوں نے جھٹ روک دیا۔ منت کی اور اصل صورت حال سے آگاہ کر دیا۔

ائمہ اثنا عشر میں چھ اماموں کے مزار عراق میں ہیں معہ حضرت علی و امام حسین رضی اللہ عنہما کے ہیں۔ سب پر گیا دو اماموں کے مزار سر اے سامرہ میں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ غار ہے جس میں بارھویں امام حسب عقائد شیعہ حضرات مخفی ہو گئے۔ یہ غار زیادہ گہرا نہیں اور لمبائی میں نیچے قریباً پندرہ بیس گز ہے۔ آخر میں لوہے کا جنگلہ ہے جس پر مجاور رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جنگلے کے نیچے کنواں ہے جس پر یہ جنگلے کی چھت ڈالی ہوئی ہے۔ میں نے جہانک دیکھا گہرائی تو معلوم دیتی ہے مگر اندھیرے کے باعث نظر کچھ نہیں آتا۔

بابل کے کھنڈرات جو کھودے گئے ہیں انکی دیواروں پر اینٹوں کی چنائی میں ہرن وغیرہ جانوروں کی شکلیں اور شکارگاہیں بنی ہوئی ہیں یہ اسی زمانہ کی صنعت معلوم ہوتی ہے۔ جتنے مزار اور زیارتیں ہیں سب پر مانگنے والوں کی کثرت ہے اور مجاور مسافروں کو بے حد تنگ کرتے ہیں۔ گالیاں تو اکثر دیتے ہیں دست درازی بھی کرتے ہیں۔ مگر حضرت امام ابوحنیفہ کا مزار

(باقی صفحہ ۷ پر)

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں یا پس انداز کرنے کے لئے ہو کہ خاص ضرورت پر کام آئے۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے۔ کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے۔

(۱) پہلا ذریعہ یہ ہے۔ کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو اور اپنی ضرورت کیلئے روپیہ طلب کرے تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دیگا۔

(۲) صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے۔ تو اسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کرا لیتے ہیں۔ آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لے سکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے اور اسطرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائیگا۔

(۳) تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اُسکے عوض مناسب جائداد رہن رکھی جاتی ہے اور اس جائداد مرہونہ کا کرایہ یا زرٹھیکہ قارض کو دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں:۔

(ا) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کیجائیگی جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط (د) دیا جانا ضروری ہوگا۔

(ب) رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائیداد غیر منقولہ رہن کی جائے گی جس کی قیمت زر رہن سے دوچند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔

(ج) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار کی جائداد پر جو ایک ہزار روپیہ میں رہن رکھی جائیگی پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زرٹھیکہ ادا ہوگا

(د) رقم کی واپسی کے لئے فریقین کی طرف سے مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہوگا۔

(۱) ایک ہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس

(۲) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا نوٹس

(۳) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس

اگر قارض کو روپیہ جلد لینے کی ضرورت ہو۔ تو معینہ میعاد کا زرٹھیکہ نوٹس کے عوض میں وضع کر لیا جائیگا

(۴) زرٹھیکہ اُس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے۔

(ناظر بیت المال)

میرا سفر نصیبین

(بقیہ صفحہ)

اور مسجد سب بدعات سے پاک ہے۔ وہاں کوئی مجاور یا سائل نہیں۔

نینوا (شداد کے شہر) کے کھنڈرات میں اب بھی بہت موٹا موٹا مچھر بے حد ہے۔ اور ان کے اندر جاکر دیکھنے والا ان مچھروں سے محفوظ نہیں رہ سکتا کربلائے معلٰی میں میں نے مغرب کی نماز باجماعت اس طرح پر دیکھی کہ امام کے آگے ایک نابالغ لڑکا جس کے ہاتھ میں ایک لکڑی سی تھی۔ کھڑا تھا۔ تکبیر کی آواز امام کی ہم نے نہیں سنی۔ لڑکے کی آواز سے نمازی ارکان نماز بدلتے تھے۔ یعنی قیام و رکوع و سجود وغیرہ لڑکے کی آواز کے ساتھ ہوتا۔ غالباً امام کی حرکت کے ساتھ لڑکا آواز دیتا تھا۔ اس کے متعلق دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ امام غائب ہے۔ کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔ اس لئے اس صورت میں نماز پڑھی جاتی ہے۔

موصل میں تیل کے چشمے دیکھے گئے۔ اس زمین میں بعض جگہ گندھک بھی ہے۔ اور زمین سے آتش فشاں جگہ کی صورت میں آگ نکلتی رہتی ہے۔ پھٹی ہوئی زمین سے آگ کی لاٹیں نکلتی ہوئی شعلوں کا ایک اگا ہوا کھیت معلوم ہوتا ہے۔ ہم ہندوؤں کو بت پرست اور مشرک کہتے ہیں۔ لیکن اسلام کی تعلیم سے بالکل بے بہرہ یہاں کے مسلمان کہلانے والے دیہاتی بھی اس آگ سے منتیں مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق

"چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند"

اگر یہ لوگ پھر سے مسلمان نہ کئے جائیں۔ تو یہ کس طرح مسلمان کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی حالت کے متعلق نصیبین میں ایک ترک افسر سے جو ذکر آیا۔ وہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں میں نے کہا کہ تم عربوں سے کیوں متنفر ہو۔ کہنے لگا۔ ہم نے صدیوں ان لوگوں کی خدمت کی ان کے ڈاکوؤں اور لٹیروں کو بھی ہم نے صرف اس لئے برداشت کیا۔ کہ وطن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باشندے ہیں۔ ان پر بھی سختی نہ کی۔ انہوں نے انگریزوں کے پیچھے ہو کر مدینۃ الرسول میں ہمارے لوگوں کو ذبح کیا۔ ہم نے خدا اور رسول سے غداری نہیں کی۔ ہم کو خدا نے بری حالت میں بھی غلامی کی لعنت سے بچا لیا۔ ان لوگوں نے خدا اور خدا کے رسول سے غداری کی۔ اس کی سزا اب یہ مغربی لوگوں کی غلامی میں بھگت رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ ان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کس طرح اور کہاں تک ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا۔ تم نہیں جانتے یہ کس حد تک گر چکے ہیں۔ ان کا اخلاق ان کا تمدن سب مسخ ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق اس ترک افسر نے جو الفاظ استعمال کئے۔ وہ یہ تھے۔

اھل العراق مثل النصاریٰ۔ اھل السوریہ مثل الیھود۔ واھل الفلسطین انجس منھما

یہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا نقشہ اس افسر نے پیش کیا۔

بغداد میں ایک بڑی عظیم الشان مسجد خلفاء کے وقت کی پر رونق بازار میں ہے۔ جس میں ہزاروں نمازیوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ ایک دن شام کے وقت میں اور اخویم سید تصدق حسین قادری صاحب آ کے اس مسجد کے دروازہ پر نمازیوں کی کیفیت دیکھنے ٹھیر گئے۔ ایک نمازی نے ہم سے پوچھا۔ ہم کیوں کھڑے ہیں۔ ہم نے کہا۔ کہ دیکھتے ہیں۔ کتنے آدمی نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کہ جاؤ۔ وقت خراب نہ کرو۔ ایک امام۔ ایک مؤذن اور تیسرا آدمی میں۔ چوتھا آدمی اکثر یہاں کوئی نہیں ہوتا۔ سلیمانیہ کے ایک ہوٹل میں ایک کردوں کی جماعت ایک دفعہ بیٹھی تھی۔ ان میں سے دو آدمی ایسے تھے۔ جو اکثر تجارت کے لئے ہندوستان آئے تھے۔ لمبے قد کے سیاہ واسکٹوں والے لوگ جن کو یہاں سب پٹھان ہی کہتے ہیں۔ ان میں اکثر کرد ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے مجھے پوچھا۔ تم پنجابی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ کچھ باتیں ہوتی رہیں۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اسلام صرف ان کے ملک میں باقی ہے۔ اور ان کا اسلام بہت اچھا اسلام ہے۔

یہ میں نے اس لئے واقعات لکھے ہیں۔ کہ معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے وقت اسلام اور دنیائے اسلام کا کیا رنگ تھا۔ اور اب یہ جو رَو احیائے اسلام کی چل پڑی ہے۔ اور ہر جگہ اسلام سے محبت کا جذبہ جاگ رہا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل ہی ہے۔ دنیا کے لوگ کچھ کہتے رہیں۔ مانیں یا نہ مانیں۔ یہ "مسلماں را مسلماں باز کردند" کا نظارہ دورِ خسروی کا آغاز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے۔

درخواست دعا

میری لڑکی سائرہ بیگم بوجہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد امین صراف قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

جارج ششم شاہ برطانیہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار

چودھری محمد ظفر اللہ خاں اور امام مسجد احمدیہ لنڈن کے بیانات

لنڈن ۷ فروری شاہ برطانیہ کی وفات پر برطانوی عوام کے رنج اور صدمہ میں یہاں کے پاکستانی۔ ہندوستانی اور لنکا کے باشندے بھی شریک ہیں۔ ان لوگوں نے اور دولت مشترکہ اور دوسرے ملکوں کے سرکاری نیز غیر سرکاری نمائندوں نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

ہائی کمشنروں کے دفاتر۔ سفارت خانوں اور لیگیشنوں میں یہ خبر پہنچنے کے بعد پانچ منٹ کے اندر جھنڈے سرنگوں کر دئیے گئے۔ جاپان کا شاہی جھنڈا جو شاذ و نادر ہی نکالا جاتا ہے۔ جاپان کے لنڈن کے مشن کے دفتر کی عمارت پر سرنگوں کر دیا گیا ــــ اس خبر کے اعلان کے بعد خبروں کے نشریوں کے علاوہ بی بی سی نے دوسرے نشریئے بند کر دئیے۔ پارلیمنٹ حسب دستور شاہ کی موت پر خود بخود ملتوی ہوگئی اور امور خارجہ پر مباحثہ ملتوی ہو گیا

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

شاہ جارج کی وفات کی خبر پر اپنے صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے چودھری محمد ظفر اللہ خان نے اسٹار سے کہا "جس عزم و استقلال کے ساتھ اپنی علالت اور ناتوانی کے دنوں میں بھی وہ اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ وہ اس کا آئینہ دار ہے کہ انہوں نے اپنے اس اعلےٰ منصب کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا جس کی روایات کو انہوں نے ہمیشہ برقرار رکھا"

برطانیہ کی مسلم لیگ کے سیکرٹری مسٹر صادق حسین کاظمی نے تعزیت اور شاہی خاندان سے ہمدردی کی قرارداد منظور کرنے کے لئے ایک اجلاس طلب کیا آپ مشورہ کے لئے لنڈن آئے ہیں کہ برمنگھم کے مسلمان تعزیت کیلئے کیا طریقہ اختیار کریں۔

امام مسجد احمدیہ لنڈن کا بیان

مسجد احمدیہ لنڈن کے امام چودھری ظہور احمد باجوہ نے "نیک اور انسان دوست" شاہ کی وفات پر اپنے ... رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے:۔ "شاہی خاندان کے اس صدمہ عظیم میں ہم سب ان کے ساتھ شامل ہیں۔ شاہ عوام کے سچے خادم تھے ان کی وفات نے دنیا میں ایک بڑی کمی کر دی۔ ہم اس صدمہ کا ماتم کرتے ہیں"۔ (اسٹار)

ظفر اللہ خاں برسلز جا رہے ہیں

پیرس ۷ فروری - چودھری محمد ظفر اللہ خاں آج پیرس سے برسلز روانہ ہو رہے ہیں اور ۱۳ فروری کو لنڈن پہنچیں گے۔ اس کے بعد وہاں سے مشرق وسطیٰ ہوتے ہوئے کراچی جائیں گے (اسٹار)

لنڈن ۷ فروری۔ اگرچہ شاہ جارج ششم کی موت کی صحیح وجہ ابھی تک یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکی مگر طبی حلقوں کا خیال ہے کہ دل کی طرف جانے والے خون کی نالی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔ اس رکاوٹ کی وجہ سے ہی شاہ برطانیہ اچانک فوت ہو گئے۔ شاہ کی طبی تاریخ سے بھی اس نظریئے کی تصدیق ہوتی ہے۔ ان کے دل پر زیادہ بوجھ تھا۔ کیونکہ اپریشن کے بعد ان کا صرف ایک پھیپھڑا باقی رہ گیا تھا۔ (اسٹار)

ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی آئندہ سال ہوگی

لنڈن ۷ فروری۔ ملکہ الزبتھ سولھویں صدی کی ہمنام حکمران الزبتھ ہی کی طرح ۲۵ سال کی عمر میں تخت نشین ہو رہی ہیں۔ پہلی ملکہ الزبتھ ۴۵ سال تک انگلستان پر حکومت کرتی رہی تھیں نئی ملکہ الزبتھ کے متعلق اس بات کا امکان نہیں ہے کہ آئندہ سال سے پہلے ان کی رسم تاجپوشی ادا ہو سکے ــــ نئی ملکہ آج سہ پہر کے وقت کینیا سے لنڈن واپس پہنچ رہی ہیں۔

شاہ جارج پنجم اور ملکہ وکٹوریہ کی رسم تاجپوشی ان کی تخت نشینی کے گیارہ گیارہ ماہ کے بعد ہوئی تھی۔ برطانوی تاریخ میں سب سے طویل عرصہ تک ملکہ وکٹوریہ نے حکومت کی۔ وہ ۶۳ سال تک ملکہ رہیں۔ توقع ہے کہ رسم تاجپوشی کے کچھ عرصہ پہلے ولیعہد شہزادہ چارلس کو پرنس آف ویلز کا نام دے دیا جائیگا۔

تخت نشینی کے بعد تمام ہائی کمشنر اور سفارتی نمائندے اپنے اپنے کاغذات از سر نو پیش کرنے کی غرض سے شاہی محل میں جائیں گے۔

شاہ جارج کی وفات کے بعد شاہی خاندان کے خطابات میں بھی کافی تبدیلی واقع ہوگی۔ ملکہ میری کی چونکہ پوتی سلطنت کی مالک ہیں اس لئے انہیں ڈوویجر ملکہ پکارا جائیگا نئی ملکہ الزبتھ "حکمران ملکہ" کہلائیں گی اور ان کی والدہ کو کوئین مدر (ملکہ کی والدہ) کہا جائے گا۔ اور ننھا شہزادہ چارلس اب تخت کا وارث ہے۔

گذشتہ شب تخت نشینی کی جو کونسل منعقد ہوئی پاکستان اور بھارت کے ہائی کمشنر بھی اس میں شریک ہوئے اور انہوں نے ملکہ الزبتھ دوم کی تخت نشینی کے اعلان پر

پنجاب کی غذائی صورت حال کے سلسلے میں افسرانِ اعلیٰ کی اہم کانفرنس

لاہور، فروری - آئندہ منگل کو یہاں گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کی صدارت میں مرکزی اور صوبائی افسران اعلیٰ کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں پنجاب کی غذائی صورتِ حال پر غور کیا جائے گا صوبے کے وزیر زراعت صوفی عبدالحمید نے آج ایک ملاقات میں بتایا کہ کانفرنس میں موجودہ صورت حال ہی پر غور نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ آئندہ سال کے لئے غذائی پالیسی بھی طے کی جائے گی۔ صوبائی اور مرکزی محکمہ خوراک کے اعلےٰ افسران کے علاوہ مرکزی وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد دولتانہ اور وزیر زراعت صوفی عبدالحمید بھی شرکت کریں گے۔

خرم آباد میں انتخابی مظاہرہ
تین آدمی ہلاک اور متعدد زخمی

تہران ۷ فروری۔ ایران کے عام انتخابات کے سلسلے میں آج خرم آباد میں ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو بالآخر گولی چلانی پڑی۔ تین آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے

تیونس کی صورت حال پر مذاکرات

پیرس ۷ فروری۔ تیونس کے فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل حکومت فرانس سے تیونس کی صورت حال کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آج پیرس پہنچے ہیں فرانس کے وزیر خارجہ موسیو شومان نے آج اقوام متحدہ میں یمن کے نمائندے سے بھی اسی موضوع پر بات چیت کی۔

سعودی عرب کے لئے امریکی امداد

ریاض ۷ فروری۔ امریکہ نے اقتصادی ترقی کے سلسلے میں سعودی عرب کو ۴ لاکھ ۱۵ ہزار ڈالر کی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے امریکی ماہرین اقتصادیات آج کل عرب کے مالی نظام کو نئے سانچے میں ڈھالنے کے منصوبے تیار کر رہے ہیں۔

عزام پاشا کو امریکہ آنے کی دعوت

واشنگٹن ۷ فروری۔ امریکہ کی حکومت عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا کو واشنگٹن آنے کی دعوت دی ہے۔ وہ مصر اور شمالی افریقہ کی صورتِ حال کے بارے میں امریکی حکام سے بات چیت کریں گے۔

دستخط کئے۔ یہ اعلان لنڈن کے چار روایتی مقامات سے عوام کو پڑھ کر سنایا جائے گا اس کے علاوہ دولت مشترکہ کے تمام بڑے بڑے شہروں میں بھی یہ اعلان پڑھا جائیگا۔

ایک کروڑ من اناج جمع کرنے کی سفارش

ڈھاکہ، فروری۔ مشرقی پاکستان میں خوراک کی مشاورتی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ عوام میں تقسیم کرنے کے لئے اس سال ایک کروڑ من اناج اکٹھا کیا جائے۔ کمیٹی نے صوبے سے چوری چھپے اناج باہر بھیجنے کی روک تھام کے لئے بعض تدابیر اختیار کرنے کی بھی سفارش کی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ سرحار سے اندر کی طرف ایک میل کے علاقہ میں اناج بیچنے کی قطعی ممانعت کر دی جائے

شاہ جارج کی اچانک وفات کا سبب

لندن، فروری۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ملکہ الزبتھ کی تخت نشینی کا کل عام اعلان کر دیا جائیگا کینیا سے آج رات وہ لندن واپس پہنچنے والی ہیں معلوم ہوا ہے کہ شاہ جارج ششم کی نعش اگلے ہفتہ کے آخر تک ویسٹ منسٹر ایبے میں شاہی اعزاز کے ساتھ رکھی رہے گی تاکہ برطانیہ کے عوام اپنے بادشاہ کو آخری بار دیکھ سکیں۔ اس سے اگلے ہفتہ جنازہ اٹھایا جائے گا۔ اعلان کیا گیا ہے کہ بادشاہ کی موت دماغ کی شریانوں میں انجماد خون کی وجہ سے واقع ہوئی ہے

فسادیوں کو سخت سزا دی جائے
برطانوی حکومت کا تازہ مراسلہ

قاہرہ ۷ فروری۔ گذشتہ دنوں قاہرہ میں جو فسادات ہوئے تھے۔ برطانیہ نے ان کے خلاف پھر احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس امر کا یقین دلایا جائے۔ کہ ان فسادات کی جن لوگوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے انہیں سخت سزا دی جائے